ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی
اخبار احمدیہ
ایڈیٹر - میر عبداللطیف

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۲ ماہ وفا ۱۳۷۵ ہش بمطابق جولائی ۱۹۹۶ء شمارہ نمبر ۷

امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کا احباب جماعت کے نام پیغام

جن دنوں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی تشریف لائے ہوئے تھے ۔ ایسا لگتا تھا ۔ گویا کہ جرمنی جماعت پر بہار کا موسم آیا ہوا ہے ۔ مختلف قسم کی مجالس منعقد ہورہی تھیں ۔ جس سے تربیت کے بہترین مواقع میسر آرہے تھے ۔ جماعتی تقریبات کے ساتھ ساتھ تبلیغی نشستیں بھی منعقد ہورہی تھیں ۔ حضور کی طرف سے جب کوئی ارشاد ہو تو ہمارا فرض ہے کہ اس پر فوری طور پر عمل شروع ہوجائے ۔

دوران قیام جرمنی حضور نے ہمیں تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور خصوصی طور پر اپنی نئی نسل کو اپنا ماضی یاد رکھنے اور بزرگوں کی قربانیوں کو بار بار اپنے بچوں کے سامنے دہرانے کی ضرورت پر زور دیا ہے ۔ پھر اپنے خاندان کے افراد اور رشتوں کا علم ہونا چاہیئے ۔ قوم کو اپنی تاریخ یاد رکھنی چاہیئے ۔ اور خاص طور پر بزرگوں کی قربانیوں کو بھلانا اپنی نئی نسل پر ظلم کرنا ہوگا ۔ تمام جماعتوں میں تربیتی کلاسوں کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے جس میں بچوں طلباء اور طالبات کو خصوصی طور پر اسلام اور احمدیت کی بنیادی باتیں سکھلائی جائیں ۔ اس میں تمام ذیلی تنظیمیں فوری طور پر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں ۔ ہر سطح پر ان کلاسوں کا انعقاد ضروری ہے ۔ میرے اس پیغام کے ملتے ہی مجالس عاملہ (جماعت اور ذیلی تنظیمیں) غور کرکے پروگرام شروع کردیں ۔

حضور کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں ایسے رجسٹر رکھے جائیں ۔ جس میں اس خاندان کی تاریخ درج ہو خاندان کا شجرہ نسب درج ہو ۔ اور پھر خاندان کے موجودہ افراد کا بھی ذکر ہو ۔ تاکہ ہر بچہ اپنے خاندان کے افراد سے پوری طرح واقف ہوسکے اسی طرح ماں باپ کی پاک باتوں کو یاد رکھنا ضروری ہے ۔

قرآن کریم کے جو حصے یاد کئے جائیں ۔ ان کا ترجمہ بھی آتا ہو ۔ اسی طرح جو نظمیں پڑھی جائیں ، ان کا بھی علم ہو کہ اس میں کیا مضمون ہے ۔ حضور جو قرآن کریم کی آیات اور رکوعات اپنی نمازوں میں تلاوت کرتے ہیں ، ان کو اچھی طرح یاد کرلیا جائے ۔ کیونکہ ان کا خاص مقصد ہے ۔ اگر ان کا مطلب نہیں آتا ہوگا تو یہ صرف خالی MUSIC ہوگا ۔ چند آیات اور رکوعات جو حضور تلاوت فرماتے ہیں ۔ درج ذیل ہیں ۔ ان کو گھر کے جملہ افراد کوشش کرکے یاد کرلیں ۔

(۱) :- آیۃ الکرسی رکوع کے آخر تک (۲) :- سورۃ بقرہ کا آخری رکوع (۳) :- سورۃ ال عمران ، آیات ۲۶ تا ۲۸ ، آیات ۱۹۱ تا ۱۹۵ (۴) :- سورہ انعام آیات ۹۶ تا ۱۰۱ پھر ۱۰۲ تا ۱۱۱ تک (۵) :- سورہ رعد آیات ۹ تا ۱۵ پھر آیات ۲۰ تا ۲۷ (۶) :- سورہ ابراہیم آیات ۳۶ تا ۴۲ (۷) :- سورۃ النحل آیات ۶۷ تا ۷۱ پھر ۷۲ تا ۷۷ (۸) :- سورۃ بنی اسرائیل آیات ۲۴ تا ۳۱ پھر ۷۹ تا ۸۵ (۹) :- سورۃ الکھف پہلا اور آخری رکوع (۱۰) :- سورۃ الفرقان آیات ۴۲ تا ۷۸ (۱۱) :- سورۃ الاحزاب آخری رکوع (۱۲) :- حٰم السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۷ (۱۳) :- سورۃ الفتح آخری رکوع (۱۴) :- سورۃ الزاریات آخری رکوع (۱۵) سورۃ الحشر آخری رکوع (۱۶) :- سورۃ الصف (۱۷) :- سورۃ جمعہ (۱۸) :- سورۃ الملک پہلا رکوع (۱۹) :- سورۃ البروج (۲۰) :- سورۃ الطارق (۲۱) :- سورۃ ضحیٰ (۲۲) :- سورۃ التین (۲۳) :- سورۃ الزلزال (۲۴) :- سورۃ التکاثر (۲۵) :- سورۃ القارعہ (۲۶) :- سورۃ الھمزہ (۲۷) :- سورۃ الفیل (۲۸) :- سورۃ الماعون (۲۹) :- سورۃ النصر (۳۰) آخری تینوں قل ۔

حضور نے اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے امید ہے کہ جماعت کی سطح پر اور ذیلی تنظیمیں اپنی مجالس کے ذریعہ اس جہاد میں بھرپور حصہ لیں گی ۔ شعبہ تربیت جرمنی اس سلسلے میں پروگرام بنا رہا ہے ۔ جو نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کے مشورہ سے جاری کیا جائے گا ۔ اس اثناء میں جماعتیں اپنے طور پر ان کے بارے میں غور و فکر کریں جب مرکزی پروگرام آئے تو اس کو کامیاب کرنے کے لئے پوری کوشش کریں ۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔

عبداللہ واگس ہاؤزر
امیر جماعت جرمنی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی

تصویری جھلکیاں

ماہ مئی ۱۹۹۶ء میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع جرمنی کے شہر بادکروئزناخ میں منعقد ہوا ۔ اس اجتماع کے آخری دن شہر کی لیڈی میئر نے حضور اقدس کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی ۔

لیڈی میئر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کر رہی ہیں ۔

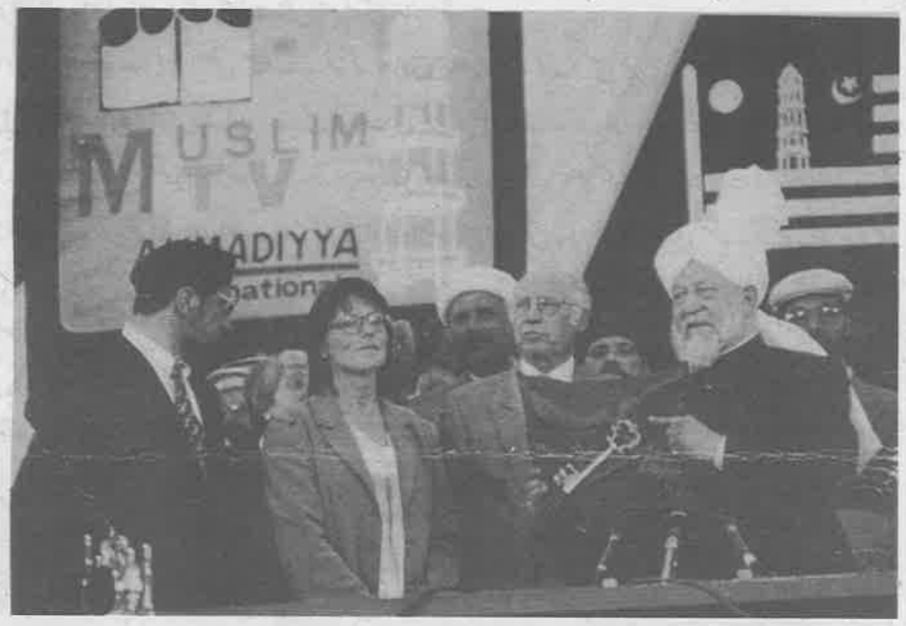

حضور اقدس شہر کی چابی حاضرین اجتماع کو دکھا رہے ہیں ۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی بین الاقوامی نمائش کتب میں شرکت

تراجم قرآن کریم اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے جرمن ترجمہ میں خاص دلچسپی کا اظہار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جرمنی کے مشہور صنعتی شہر ڈوزل ڈورف (DUSSELDORF) میں انٹرنیشنل بک فیئر میں VERLAG DER ISLAM کے نام پر کتابوں کا سٹال لگانے کی توفیق ملی ۔ الحمدللہ یہ بک فیئر ۱۳ جون سے ۱۶ جون ۱۹۹۶ء تک منعقد ہوا ۔ جس میں جماعتی سٹال کے علاوہ دنیا بھر سے پبلشرز اور تاجران کتب نے ۲۰۰ سے زائد سٹال لگائے ۔ اس بک فیئر میں اسلام کی نمائندگی کرنے والا یہ واحد سٹینڈ تھا ۔ جماعت نے مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے تراجم قرآن اور کتابوں کے علاوہ جرمن اور دیگر زبانوں میں شائع ہونے والے رسائل اور تبلیغی فولڈرز بھی نمائش میں رکھے ہوئے تھے ۔ تاہم ایک رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم تھے ۔ اس کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا جرمن ترجمہ اور ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی تحریر کردہ کتاب 99 ISLAM میں بھی خصوصی دلچسپی لی گئی ۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس بک سٹال پر ہزاروں افراد نے آکر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارہ میں گفتگو کی اور لٹریچر حاصل کیا ۔ ہمارے سٹال پر آنے والے لوگوں کا تعلق جرمن ، روسی ، عرب ، ترک ، فرانسیسی ، ایرانی و دیگر اقوام سے تھا ۔ ایک رپورٹ کے مطابق ۱۳۵۰ کی تعداد میں مفت لٹریچر لوگوں نے حاصل کیا ۔

اس بک سٹال کے جملہ انتظامات مکرم ضیاالحق شمس صاحب صدر جماعت ڈوزل ڈورف

باقی صفحہ ۲ پر

بقیہ نمائش کتب

DUSSELDORF اور ان کے ساتھیوں مکرم محمد یونس جنجوعہ صاحب۔ محمد صالم بشارت، محمد صادق جنجوعہ صاحب، بشارت احمد صاحب اور ریاض احمد صاحب نے چاروں دن سٹال پر ڈیوٹی دی۔ اور سٹال پر آنے والے افراد کے ساتھ گفتگو کرکے ان کو اسلام اور احمدیت کے بارہ میں معلومات پہنچانے کے علاوہ اسلام کے بارہ میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اس موقع پر جرمن ذرائع ابلاغ کے نمائندگان نے بھی سٹال پر تشریف لاکر جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور سٹال کی تصاویر بنائیں۔

کیمپ داعیان الی اللہ

مورخہ ۱۴ اپریل کو "ایوان خدمت" آفن باخ میں صبح ساڑھے دس بجے زون آفن باخ کے داعیان الی اللہ کا ایک کیمپ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم انیس احمد صاحب ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی نے افتتاحی خطاب میں کیمپ کے اغراض مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد میر عبداللطیف آفن باخ، مکرم خالد حسین صاحب MAINTAL، مکرم بشارت احمد بشارت صاحب DIETZENBACH، مکرم امین الدین خان صاحب OBERTHAUSEN اور مکرم محمد عبداللہ صاحب SILIGENSTADT نے اپنی اپنی جماعتوں کی رپورٹ پیش کی رپورٹوں کے بعد جنگ کے بارہ میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کے متعلق بتایا گیا اور اس سلسلہ میں کئے جانے والے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ازاں بعد نوجوان نسل کو تبلیغ میں فعال بنانے کے سلسلہ میں مذاکرہ ہوا جسمیں سب نے حصہ لیا۔ آخر میں مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے معلومات افزاء خطاب کیا اور شرکاء مجلس کے سوالوں کے جوابات دیئے اس کیمپ میں ۴۰ احباب خواتین کے علاوہ ایک یوزنین نو احمدی اور ایک زیر تبلیغ جرمن دوست نے شرکت کی۔ اس کیمپ کے تمام انتظامات مکرم مقصود احمد طاہر صاحب زونل سیکرٹری تبلیغ آفن باخ زون نے کئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمارے ان دوستوں کو دعوت الی اللہ کے کام پر استقامت بخشے (آمین)

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ

۱۔ ایمان اور معرفت میں ترقی:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرف کو ترقی دینے کے

(روحانی خزائن، جلد ۴، آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۵۲)

۲۔ اخلاقِ فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی:۔

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(روحانی خزائن، جلد ۶ شہادۃ القرآن صفحہ ۳۹۴)

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصلح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادہ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

چند ضروری ہدایات برائے

جلسہ سالانہ جرمنی منعقدہ 23، 24، 25، اگست 1996

جماعت احمدیہ جرمنی کا اکیسواں جلسہ سالانہ انشاء اللہ امسال مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، اگست ۱۹۹۶ء بمقام "مئی مارکیٹ" من ہائیم منعقد ہورہا ہے۔ ہمارا یہ جلسہ مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے۔ اور اپنے ساتھ بے شمار برکات اور فیوض لے کر آتا ہے۔ ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ شفقت ہمارے اس جلسہ میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ گذشتہ سال آپ سب کے تعاون سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کافی بہتر رہے اور اس دفعہ بھی آپ سے اسی قسم کے تعاون کی امید رکھتا ہوں اور جو احتیاطیں آپ نے گذشتہ جلسہ پر کی تھیں امید ہے اس سال بھی ان کو مدنظر رکھیں گے۔ رہائش کا انتظام چونکہ مردانہ جلسہ گاہ میں ہی ہوگا۔ لہذا مکمل بستر (کمبل، گدے وغیرہ) کا انتظام کرکے آئیں۔ جو احباب ہوٹل بک کروانا چاہیں وہ ۱۰، اگست ۱۹۹۶ء تک اپنے مکمل کوائف مع پتہ و فون نمبر لکھ کر درج ذیل پتہ جات میں سے کسی ایک پر بھجوائیں۔ شکریہ۔ ہوٹل کا ایک دن کا کرایہ 35 سے 40 مارک فی بیڈ ہوگا۔

افسر جلسہ سالانہ		ناظم رہائش
AFSAR JALSA SALANA		ABDUL LATIF MIR
HOMBURGER LAND STR. 909		LUDWIGSTR. 126
60437 - FRANKFURT/ M		63067 - OFFENBACH

صدران جماعت اور قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جلسہ کے انعقاد پر ڈیوٹی کے لئے کارکنان کو ابھی سے تیار کریں تاکہ دوران جلسہ فرائض انتظامات بخوبی انجام دیئے جاسکیں۔

جلسہ سالانہ کے دوران جو مختلف قومیتوں کی تبلیغی مجالس منعقد ہونگی ان کے وقت اور دن کے بارے میں بذریعہ بلیٹن مطلع کردیا جائے گا۔ لیکن ان لوگوں کو ابھی سے ان تبلیغی مجالس کے لئے تیار کریں۔ اپنی دعاؤں میں جلسہ سالانہ کے کارکنان کو بھی یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ جلسہ کی شاندار کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعائیں کریں۔

عبدالرحمٰن مبشر

افسر جلسہ سالانہ ۱۹۹۶ء

قابل توجہ

امسال جماعت جرمنی کا ٹارگٹ ۳۰ ہزار بیعتوں کا ہے۔ آپ نے اس ٹارگٹ کے حصول میں کتنا حصہ لیا ہے؟ اس سوال پر غور کرنا ہر احمدی مرد اور عورت کا فرض ہے۔ ازراہ کرم دعوت الی اللہ کے اس بنیادی فریضہ پر ہر وقت غور کرتے رہیں اور کوشش کریں کہ آپ اس میدان میں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔

(شعبہ تبلیغ جرمنی)

ایک احمدی بچے کا اعزاز

گذشتہ دنوں BIEDENKOPF ضلع (KREIS) کی سطح پر حساب کے مضمون کا مقابلہ ہوا جس میں ضلع (KREIS) بھر سے ۲۵ سے زائد سکولوں کے طلبا نے حصہ لیا اس مقابلہ میں ایک احمدی بچے عزیزم عدنان ارشد بھٹی ابن مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب (ریجنل امیر کاسل ریجن) نے ضلع بھر میں چوتھی پوزیشن حاصل کی اور خصوصی انعام کے مستحق قرار پائے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرماوے۔ (آمین)

ضروری اعلان

ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی کا پتہ اور ٹیلیفون نمبر تبدیل ہوگئے ہیں اس لئے آئندہ اخبار احمدیہ کے لئے مضامین اور رپورٹ کارکردگی بھجوانے کے لئے درج ذیل پتہ اور فون نمبر استعمال کریں۔

ABDUL LATIF MIR
LUDWIG STR. 126
63067 - OFFENBACH

نیا ٹیلیفون نمبر درج ہے

069 - 82361497

(ادارہ اخبار احمدیہ)

معذرت اور تصحیح

ماہ مئی کے شمارہ "اخبار احمدیہ جرمنی" میں مجلس شوریٰ ۱۹۹۶ء منعقدہ بیت الرشید ہمبرگ کی کارروائی شائع ہوئی۔ اس شوریٰ کے مورخہ ۲۱، اپریل کے پہلے اجلاس کی کارروائی کے دوران محترم امیر صاحب کے ارشاد پر حمیداللہ ظفر صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید و وقف عارضی نے امیر صاحب کی معاونت کی۔ ان کا نام غلطی سے شائع ہونے سے رہ گیا تھا جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔

گیلن ہاؤزن :- جماعت گیلن ہاؤزن کے زیر انتظام

آمین

ہماری بیٹی عزیزہ سائرہ مجیب میر نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۶ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزہ نے چند قرآنی سورتیں اور احادیث بھی زبانی یاد کرلی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم سے وابستہ تمام برکات کا وارث بنائے۔ آمین۔

(عبدالمجید میر و بشریٰ مجید، جماعت HERFORD)

بقیہ :- پیشگوئی کا ظہور

بھائی کو مغرب میں اور مغرب کا باشندہ اپنے مشرق میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا۔

(منتخب الاثر صفحہ ۴۸۳)

کیا آج ہم قرآن و حدیث کی یہ واضح پیشگوئی آج MTA کی شکل میں اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی ہوئی نہیں دیکھ رہے ہیں؟ (الحمد للہ)

اس تفصیل کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد کس قدر روشن ہوکر اپنی صداقت منواتا ہے کہ

"سارا قرآن میرے ذکر سے بھرا پڑا ہے"

(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۸۳)

بقیہ :- تبلیغی کارنامے

سے اس کے لئے مقرر میر قاسم علیؓ تھے۔ میرؓ صاحب کی تقریر اس قدر پرتاثیر اور بلند پایہ تھی کہ سردار صاحب صدر جلسہ کہنے لگے اس تقریر سے مجھے ایسی لذت آئی ہے کہ ساری عمر ایسی لذت نصیب نہیں ہوئی۔ میں اس وقت سردار صدر صاحب جلسہ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ جھوم جھوم کر مزے لے رہے تھے۔ اور بار بار میرؓ صاحب کی قابلیت کی داد دے رہے تھے۔ ہمارے بزرگوں کی تقاریر کو یاد کرکے وہ خوب لطف اٹھاتے رہے۔

صبح ہوتے ہی میرے پاس سردار صاحب نے رقعہ بھیجا کہ اگر آپ بزرگان اور علماء میرے قلعہ میں چائے نوش فرمائیں تو میرے لئے بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ دوسرے پنڈتوں کو کسی نے پوچھا تک نہیں گویا یہ ہماری صداقت اور فتح کا نشان تھا۔

(انتخاب از سوانح حیات صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت چوہدری غلام محمد خانؓ اور ان کی اولاد)

(مولفہ ڈاکٹر غلام اللہ تمغہ پاکستان)

حضرت چوہدری غلام محمد خان رضی اللہ عنہ کے شاندار تبلیغی کارنامے

حضرت چوہدری غلام محمد خان رضی اللہ عنہ گرداور قانون گو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے دس گیارہ برس کی عمر میں ۹۴ ـ ۱۸۹۳ میں حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بیعت کی ـ حضرت چوہدری غلام محمد خان رضی اللہ عنہ صاحب اگر ضلع ہوشیار پور میں سب سے پہلے صحابی نہ بھی ہوں تو بھی ان کا شمار اس علاقہ کے اولین ساتھیوں میں ضرور ہوگا ـ

اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی ان کے دل و دماغ کو روشن کردیا تھا ـ اپنے سے بڑے اور زیادہ تعلیم یافتہ مخالفین سلسلہ کے ساتھ تبادلہ خیالات ان کا معمول تھا ـ ان کی تبلیغ کا انداز انوکھا تھا ـ سلسلہ گفتگو اس طرح شروع کرتے کہ سننے والا آپ کا گرویدہ ہوجاتا ـ ملازمت کے دوران افسر ہو یا ماتحت عام زمیندار ہو یا بڑا جاگیردار سب کو دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے ـ ان کے انوکھے انداز تبلیغ سے اور حسن اخلاق سے بہت سی سعید روحیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں کئی جگہوں پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں ـ انکے ذریعہ بیعت کرنے والے اصحاب میں سے حضرت راجہ علی محمد مہتمم بندوبست گجرات، غلام مرتضیٰ تحصیلدار ساکن جھنگ مگھیانہ اور قاضی عطاالٰہی پٹواری آف گوجرانوالہ خاص طور قابل ذکر ہیں ـ

ذیل میں حضرت چوہدری غلام محمد خان رضی اللہ عنہ صاحب کے خود نوشت حالات زندگی سے ان کی تبلیغی کاوشوں کے ایمان افروز اور دلچسپ حالات پیش خدمت ہیں ـ

"جذبہ تبلیغ"

آپ فرماتے ہیں ایمان نصیب ہونے پر روح میں ایک آگ سی لگی ہوئی تھی ـ سوائے تعلیم کے وقت کے تبلیغ میں ہی میرا سارا وقت کٹتا تھا ـ گھر جاتا تو ہر کس و ناکس کو تبلیغ کرتا ـ لوگ کہتے تم اتنا بولتے ہو کہیں سودائی نہ ہوجانا ـ خدا تعالیٰ کے احسان اور رحم کی بدولت خاندانی رعب تھا ـ میں اس چھوٹی عمر میں ہر چھوٹے بڑے آدمی کو اپنے گاؤں میں تبلیغ کرتا رہتا ـ نہ کسی سے ڈرتا اور نہ کبھی کسی نے مجھے ڈرایا ـ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخ کلمہ کہہ دیا ـ اس سے ہمارے کنبہ کے دو آدمیوں میں جوش پھیل گیا ـ بلکہ ایک شخص نے تو اسے بہت برا بھلا کہا کہ تمہیں اس کے پیر کے متعلق گستاخ کلمہ کہنے کا کیا حق ہے ـ اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل سے بلا روک ٹوک بڑی عمر کے لوگوں کو بھی تبلیغ کرتا ـ رات کو جب لوگ اپنے مکانوں کے اوپر گرمیوں کے دنوں میں سویا کرتے تھے ـ تو میرا سلسلہ تبلیغ جاری رہتا ـ چوہدری کندھے خان ساکن بٹیانہ البتہ میرے والد محترم کو کہا کرتے تھے کہ ان کا بھتیجا سوہنے خان اگر احمدی نہ ہوتا تو وہ اولیاء اللہ میں سے ہوتا ـ میں ان سے کہتا کہ سوہنے خان جب احمدی نہ تھا تو کتنی نمازیں پڑھتا تھا اور پٹوار میں کتنی رشوت لیتا تھا یہ احمدیت ہی کی برکت ہے کہ اب وہ پکا مومن بن گیا ہے ـ اور ہر ایک برے کام سے اللہ نے اسے بچالیا ہے ـ اسپر وہ چپ ہوجاتے ـ

جموں میں ایک مولوی صاحب کو تبلیغ :ـ

میں ملازمت کے سلسلہ میں ۱۸۹۸ء میں جموں گیا ـ ان دونوں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جموں چھوڑ کر قادیان تشریف لے جاچکے تھے ـ میں نے ایک مولوی صاحب سے سنا کہ وہ بڑے اچھے عالم ہیں اور حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب سے بالعموم ان کا مباحثہ رہتا تھا ـ میں ایک دفعہ ان کی خدمت میں گیا اور کہا مولوی صاحب میں آپ سے تخلیہ میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں ـ وہ اٹھ کر علیحدہ کمرے میں چلے گئے ـ میں نے کہا آپ پہلے قسم کھائیں کہ جو صحیح بات ہوگی وہ بتاؤں گا انہوں نے قسم کھا کر کہا سچ کہوں گا اس پر میں نے پوچھا حضرت مسیح اسرائیلی کا کیا حلیہ تھا تو جیسا کہ حدیث میں ان کا حلیہ آیا ہے مولوی صاحب نے وہ بتادیا ـ پھر میں نے پوچھا کہ امت محمدیہ میں جو مسیح آنے والے ہیں ان کا حلیہ کیا ہوگا تو مولوی صاحب نے ان کا بھی حلیہ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے بلا تردد بتادیا ـ پھر کیا تھا خوب زور شور سے بات تخلیہ میں ہوئی ـ بے چارے مولوی صاحب کو کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ وہ کیا بات کریں ـ یہ پہلی تبلیغ تھی جو عاجز نے اپنے گھر سے باہر ملازمت کے ابتدائی زمانہ میں کی ـ اس کے بعد پٹیالہ گیا ـ وہاں بھی کوئی موقعہ تبلیغ کا ہاتھ سے جانے نہ دیتا ـ

پٹیالہ سے ریاست بہاولپور اور وہاں سے جھنگ کے محکمہ بندوبست میں ملازم ہوگیا اللہ کے فضل سے جہاں کہیں بھی گیا ـ تبلیغ کر کے دل کی پیاس بجھالیتا ۱۹۰۴ء میں والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا ـ دنیا کی بے ثباتی دیکھ کر دل پر کچھ ایسی ٹھیس لگی کہ میری کایا پلٹ گئی جو دیکھتا کہتا، اسے کیا ہوگیا ہے ـ یہ کیا تھا اور کیا ہوگیا ـ رب العالمین نے مجھے اپنے آغوش میں لے لیا پھر کیا تھا علیحدہ ہوتا تو قرآن شریف پڑھتا ـ اللہ اللہ کرتا ـ لوگوں کے درمیان ہوتا تو ہر وقت ان کو تبلیغ کرتا ـ

میرے ذریعے بیعت :ـ میں جھنگ سے ۱۹۰۴ء میں کرنال آگیا ـ پھر تو حالت تھی کہ اگر بھائی صاحب نہ روکتے تو سوائے اللہ اللہ اور تبلیغ کے کوئی کام نہ کرتا ـ چنانچہ راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ مہتمم بندوبست میرے پاس کام سیکھنے آئے ہوئے تھے، ان کو تبلیغ بھی کرتا ۱۹۰۵ء میں بفضلہ تعالیٰ انہوں نے میرے ذریعے بیعت کرلی ـ پھر ان کی وجہ سے ان کے سارے خاندان نے بھی بیعت کرلی ـ قاضی چوہدری جلال دین خان پٹواری حال ہوشیار پور نے بیعت کرلی ـ قاضی عطا الٰہی کے سارے خاندان نے بھی بیعت کرلی ـ غرض کہ میری تبلیغ سے بفضلہ تعالیٰ ضلع کرنال میں ایک چھوٹی سی نئی جماعت بن گئی ـ

ایک حافظ قرآن سے گفتگو :ـ

ضلع کرنال میں ایک بڑا گاؤں چوہان راجپوتوں کا تھا میں وہاں اڑھائی سال تبلیغ کرتا رہا ـ گاؤں کے ذیلدار کا چھوٹا بھائی حافظ قرآن اور مولوی تھا مگر بڑا زمیندار ہونے کی وجہ سے مجھ سے تبادلہ خیال کرنے سے پہلوتہی کرتا ـ ایک دفعہ اتفاقاً ان کی بہلی میں ان کے ساتھ اکٹھے سفر کرنے کا موقع ملا میں نے دل میں کہا چلو دو اڑھائی گھنٹہ ان کو تبلیغ کا موقع تو ملے گا ـ میں نے بات شروع کرنی چاہی تو انہوں نے میرے ہاتھ میں قرآن دے دیا ـ اور خود قرآن سنانے لگے ـ جہاں میرے مطلب کی کوئی آیت آتی تو میں ان کی توجہ اس طرف پھیرتا ـ انہوں نے کہا جو آیات تمہارے مطلب کی ہوں ان کو نوٹ کرتے جائیے ـ بعد ازاں تبادلہ خیال کرلیا جائے گا ـ تلاوت ختم ہوئی تو بات چیت شروع ہوئی، خوب گفتگو ہوتی رہی ـ آخر مجبور ہوکر وہ طعن پر اتر آئے ـ کہ تم کو جناب مرزا صاحب نے تنخواہ دے کر لوگوں کو ورغلانے کے لئے بھیجا ہوا ہے ـ میں نے کہا قرآن شریف ہاتھ میں پکڑیئے اور جو میں پوچھوں ایمانداری سے بتاتے جائیے ـ میں نے پوچھا کیا قادیان سے میرے نام روپے آتے ہیں آپ نے کبھی دیکھے ہیں یا سنے ہیں؟ ان کا جواب نفی میں تھا ـ پھر وہ کہنے لگے تمہاری طرف سے ماہ بماہ چندہ قادیان جاتا ہے ـ پھر میں نے پوچھا اگر میں تمہارے گاؤں میں رشوت لیتا تو اب تک کتنی رقم لے سکتا تھا ـ کہنے لگا کم از کم دس ہزار ـ میں نے کہا مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب بادشاہ نہیں کہ اتنے تنخواہ دار ملازم رکھ لیتے ـ مولوی صاحب ذرا خیال کرو کیا یہ صورت کہ میں دس ہزار رشوت لیتا تو پھر بھی ایماندار رہتا مولوی صاحب کیا آپ کو میری یہ قربانی نظر نہیں آتی ـ

بیعت کا اثر :ـ

قاضی عطاء الٰہی صاحب پٹواری (گوجرانوالہ) نے جو ان دنوں میرے پاس ہی تھے ـ بیعت کی تو اس سے پہلی شام ایک آدمی ان کو ساٹھ روپے رشوت دلا گیا تھا ـ صبح پھر وہ آدمی رشوت دلوانے آیا تو انہوں نے روپے لینے سے انکار کردیا ـ مجھے اس آدمی نے کہا کہ کل شام تو میں ان کو ساٹھ روپے رشوت دلا گیا تھا ـ آج صبح ہوتے ہی انکار کر رہے ہیں ـ وہ آدمی تعجب کرتا ہوا میرے پاس آیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پھونک مار دی جو وہ اب وہ رشوت کو حرام سمجھ رہا ہے کیا معاملہ ہے ـ میں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ قاضی صاحب رات کو مجھ سے مرزا صاحب کی بیعت کا خط لکھوا چکے ہیں ـ اللہ تعالیٰ نے ایک رات میں ہی ان کی کایا پلٹ دی ـ

ایک دفعہ باباجانی شاہ امرتسر والے ہمارے گاؤں میں آئے ـ لوگوں نے ان سے پوچھا کیا بات ہے ـ احمدیت میں جتنے لوگ شامل ہوتے ہیں بالعموم وہ سب چوٹی کے عقلمند اپنے علاقہ کے سرکردہ لوگ ہوتے ہیں ـ اس پر انہوں نے برملا کہا کہ عقلمند آدمی کے پاس جب کوئی بات آتی ہے تو وہ اسے خوب سوچتا اور سمجھتا ہے اور صحیح بات کو فوراً مان لیتا ہے ـ بیوقوف اور جاہل کو خواہ کتنا ہی سمجھاؤ اور کتنی کوشش کرو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے انکار ہی کرتا رہتا ہے ـ

میں رات دن تبلیغ کرتا پڑتال کے وقت آدمی اکٹھے مل جاتے تھے ـ میں ان کی خیریت پوچھتا اور جیسا بھی مناسب موقعہ ہوتا حضرت مسیح موعود کے پیغام سے لوگوں کو مطلع کرتا رہتا ـ اللہ تعالیٰ نے ان تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں موضع شیر پور میں بھی ایک خاص چوٹی کی جماعت پیدا کردی ـ

مولوی مبارک علی سے مباحثہ :ـ

میں اور عزیزم جلال دین پٹواری ملازمت کے سلسلے میں باہر رہتے تھے ـ وہ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے ـ وہ اکثر حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی تبلیغ کرتے رہتے تھے ـ مولویوں سے ان کے بہت تعلقات تھے ـ لوگ مولوی مبارک علی ہشیارپوری کو مباحثہ کے لئے بلا لائے ـ حاجی نواب صاحب مجھے بلا کر لے گئے ـ سارا گاؤں جمع تھا ـ جب کافی دیر ان سے بحث ہوچکی تو خداوند کریم نے مولوی صاحب پر ایسا رعب طاری کیا کہ وہ بحث سے بچنے لگے اور بہانے بنا کر بھاگنے لگے ـ مگر بھاگنے کے لئے ان کے پاس کوئی معقول بہانہ نہیں تھا ـ میں نے اونچی آواز میں کہہ دیا کہ مولوی صاحب بہانے نہ بنائیں لوگوں کو بتادو کہ تم ہار گئے ہو ـ اسپر مولوی صاحب نے فوراً کہہ دیا ـ لوگو میں ہار گیا ـ میں نے کہا مولوی صاحب کسی نے سنا ہے کسی نے نہیں سنا اونچی آواز میں کھڑے ہوکر کہو کہ لوگو میں ہار گیا ـ اس پر انہوں نے کھڑے ہوکر اونچی آواز سے کہہ دیا لوگو میں ہار گیا ـ ایک طرف سارا گاؤں اور دوسری طرف میں عاجز اور حاجی نواب دین صاحب ایسی شاندار فتح کم ہی ہوا کرتی ہے اس مباحثہ کے نتیجہ میں بابا خیرو اپنے خاندان بھائیوں بہنوں سمیت احمدی ہوگئے ـ پھر کچھ مزید بھائی احمدیت میں داخل ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہوا کہ ہم اپنے گاؤں میں نماز باجماعت پڑھنے کے قابل ہوگئے ـ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی زبان پر یہ بات جاری کروادی کہ اب ہم میں کچھ نہیں رہا ـ سب اچھے آدمی احمدی ہوگئے ہیں ـ

چوہدری غلام جیلانی کی بیعت :ـ

چوہدری غلام جیلانی پٹواری بیرم پور والے اور چوہدری محمد عالم خان اور ان کا داماد نیز شیعہ خیالات کے کچھ دوست میرے ساتھ رہتے تھے ـ ان سبکو بھی میری تبلیغ جاری تھی ـ چوہدری غلام جیلانی صاحب نماز روزہ کے پابند نہایت شریف طبع انسان تھے ـ جلد ہی شرف بیعت سے مستفیض ہوگئے ـ بیعت کا خط لکھواتے وقت فرمانے لگے ـ گھر سے چلتے وقت برادری نے مجھے تاکید کردی تھی کہ کاٹھ گڑھ کے

گردونواح میں احمدیت کا بڑا چرچا ہے۔ دیکھنا کہیں مرزائی نہ ہوجانا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھے جلد ہی شناخت کی توفیق دے دی وہ بیعت کرنے کے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہے۔

کاٹھ گڑھ میں عظیم مباحثہ:۔

کاٹھ گڑھ کے حلقہ کا چارج لیتے ہی اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ میں میرے ذریعہ ایک اعلیٰ قسم کی تحریک جاری کردی۔ مجھے خوب تبلیغ کا موقعہ ملا۔ میں ہندو، مسلمان غرضیکہ ہر قسم کے مزاج اور مذہب والوں سے ملتا۔ اس سے ملازموں اور غیر ملازموں میں تبلیغ جاری رہتی۔ یہاں بھی کئی آدمیوں کو سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ ہندوؤں کے دلوں میں بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اثر بیٹھنے لگا۔ میرے ماتحت رام ناتھ پٹواری کٹر آریہ تھا وہ اکثر بحث کے لئے پیش پیش رہتا آخر ہم دونوں کے درمیان مباحثہ کرانے کی تحریک پیدا ہوئی اور طے پایا کہ کاٹھ گڑھ میں مباحثہ ہو۔ اس نے چار پنڈتوں کو بلایا ان میں ان کا کا بلند پایا پنڈت اپدیشک، جو "آریہ مسافر" کا ایڈیٹر اور پنڈت رام چند دھرم بھکشو بھی شامل تھے۔ ہماری طرف سے حضرت حافظ روشن علیؓ صاحب۔ میر قاسم علیؓ صاحب۔ محترم محمد یوسفؓ ایڈیٹر "اخبار نور" اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ تشریف لائے۔ مضمون برائے مباحثہ دو تھے۔

(۱) وید عالمگیر کتاب ہے یا قرآن

(۲) مسئلہ تناسخ

سردار بختاور سنگھ آنریری مجسٹریٹ کاٹھ گڑھ کو صدر جلسہ منتخب کیا گیا۔

پہلے ویدوں کے عالمگیر ہونے پر آریوں نے تقریر کی۔ محترم محمد یوسفؓ ایڈیٹر اخبار نور نے اسپر جرح کی۔ بحث ہوتی رہی۔ ہندو اپنا پہلو کمزور پاکر بھاگنے کی کوشش کرتے رہے۔ بہانہ نقص امن کا بناتے تھے۔ میں نے ان کو یقین دلایا کہ نقص امن بالکل نہ ہوگا۔ وہ مطمئن رہیں۔ ویدوں کا مضمون معمولی بحث کے بعد آریوں نے بند کردیا۔

قرآن شریف کی باری آئی تو آریہ کچھ زیادہ گھبرا گئے میں ان کے درمیان جا بیٹھا ایڈیٹر آریہ مسافر نے قرآن پر تیس اعتراضات کئے جواب کے لئے حافظ روشن علیؓ کھڑے ہوئے حافظ صاحب نے فرمایا مہاشہ صاحب آپ نے تیس اعتراضات قرآن مجید پر کئے اور وقت بیس منٹ ہے اور ہر اعتراض کے جواب کے لئے کم از کم ایک ہفتہ درکار ہے۔ پھر قرآن مجید کی تعلیم کا عالمگیر ثابت کرنا بھی میرے ذمہ ہے۔ حافظ صاحبؓ نے ایک آیت قرآن مجید کی پڑھی اور اسکی تفسیر کچھ ایسی وضاحت سے فرمائی کہ مہاشہ دھرم ویر کی آنکھوں سے آنسو فوارہ کی طرح جاری ہوگئے۔ وہ بار بار کہہ رہا تھا کہ میری ساری عمر کی کمائی اس شخص نے ایک آیت سے جلا کر راکھ کردی۔ ہائے افسوس کہ میں اس شخص کی شاگردی کرتا۔

رات کو تناسخ کا مسئلہ زیر بحث تھا اور ہماری طرف

باقی صفحہ ۲ پر

ایڈیٹر کے قلم سے

موجودہ زمانہ میں ایک عظیم پیشگوئی کا ظہور

قرآن کریم کتاباً مفصلاً ہے۔ حقائق و معارف کی وہ ایک ایسی کان ہے جس کے جواہر ختم نہیں ہوسکتے۔ ہر زمانہ میں ہر شخص ان سے اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ خصوصاً آئندہ زمانہ کی پیشگوئیوں کے لئے اس کا دعویٰ ہے کہ

لکل نبا مستقر و سوف تعلمون

(الانعام آیت ۶۸)

یعنی ہر پیشگوئی کے لئے ایک محل اور موقع ہے جسے وقت آنے پر تم جان لو گے جس طرح زمانہ نزول قرآن میں ان پیشگوئیوں کے جھٹلانے والوں کو یوں تنبیہ کا سامان موجود ہے۔ اسی طرح آئندہ زمانہ کے لوگوں کو بھی اس میں انتباہ ہے کہ جب تمہارے سامنے قرآنی پیشگوئیاں منظر شہود پر آئیں تو انہیں جھٹلانا نہیں ورنہ تمہارا وہی حشر ہوگا جو پہلوں کا ہوا مگر عام طور پر دنیا کا رویہ یہی ہے کہ ان نشانات سے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ایک موقعہ پر اس کا شکوہ یوں مذکور ہے۔

وکاین من ایۃ فی السموت و الارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون

(سورۃ یوسف ۱۰۶)

آسمانوں اور زمین میں بہت سے ایسے نشانات نمودار ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر یہ لوگ ان سے اعراض کرتے ہوئے گذر جاتے ہیں اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے لیکن حقیقی مومن کا وطیرہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ تو ایسے روحانی حقائق و معارف کا سخت پیاسا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ پیش آمدہ واقعات کی صورت میں ان پیشگوئیوں کا ظہور درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کی فعلی تفسیر ہے اور قرآن کریم خدا تعالیٰ کی قولی کتاب ہے۔ اس میں جو پیشگوئیاں مندرج ہیں وہ قبل از وقت اگرچہ اجمالی صورت میں ہوتی اور تشابہات کا درجہ رکھتی ہیں مگر جب ظہور پیشگوئی کا وقت آتا ہے تو ان پیشگوئیوں کا اجمال تفصیل میں مبدل ہو کر اس کی صحیح تفسیر سامنے آجاتی ہے اور وہ تشابہات سے محکمات کا رنگ اختیار کرلیتے ہیں۔

یہاں مقصود سورۃ القیامہ میں بیان کردہ ایک پیشگوئی کا ذکر ہے جو اس زمانہ میں انتہائی شان و شوکت سے پوری ہورہی ہے یوں تو سورہ القیامہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ کے متعلق بے شمار پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ قرآن کریم میں جو مندرجہ پیشگوئیاں ہیں ان کو حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے متبعین پر چسپاں کرنا محض ہمارا ہی مسلک نہیں بلکہ سلف صالحین کا بھی یہی طریق تھا۔ بزرگان سلف اور شعراء بھی اپنے شعروں میں ایسے مضامین قلمبند کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ کامل بن معتوق مصری نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے محامد میں جو قصیدہ نعتیہ لکھا ہے قارئین کی معلومات میں اضافہ کی خاطر اس کے دو شعر درج ذیل ہیں۔

کفاھم بالعم و الضحی شرفا
والنور والنجم من لمی لمت بھم
سل الحوامیم ھل فی غیرھم نزلت
وھل اتی قد اتی الا بمدحھم

یعنی سورہ عم یتساءلون اور سورہ ضحیٰ اور سورہ نور اور سورہ نجم میں سے جس سورۃ پر بھی تو نگاہ ڈالے وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے اظہار شرف کے لئے کافی ہے۔ حوامیم سورتوں کے متعلق بھی تو پوچھ کر تسلی کرلے۔ کیا ان کا نزول صحابہ مہدی کے سوا اور کسی کے حق میں ہوا ہے؟ اور سورہ دہر تو محض انہیں کی مدح میں وارد ہوئی ہے۔

اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام نے جس زمانہ میں مبعوث ہونا تھا اس کے کوائف و علامات سورۃ قیامۃ میں واضح طور دے دی گئی ہیں کہ ایک متلاشی حق کو تلاش حقیقت میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ آج ان علامات میں سے صرف ان کا ذکر مقصود ہے جنکا تعلق آجکل کے جدید ذرائع ابلاغ سے ہے۔

سورۃ القیمۃ میں ہے۔

یسئل ایان یوم القیمۃ

یعنی وہ (انسان) پوچھتا (رہتا) ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ "یہاں قیامت سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔"

(فضائل القرآن صفحہ ۱۱۱)

حضرت مصلح موعودؓ اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"یعنی لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کا دن کب ہوگا ان سے کہہ دو کہ یہ وہ زمانہ ہوگا۔ جب نظر پتھرا جائیگی یعنی نئے نئے علوم نکلیں گے۔

اور انسان حیران رہ جائینگے ..... یہاں قیامت سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے اور اسے قیامت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب مسلمانوں کی تباہی اور بربادی انتہا کو پہنچ چکی ہوگی اس وقت خدا تعالیٰ پھر ان کو زندہ کریگا ..... یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق ہے مسلمان تباہ برباد ہونے کے بعد پھر ترقی کرینگے"

(فضائل القرآن صفحہ ۱۱۱)

اسی طرح مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیوبند سورۃ القیامۃ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں اس مبارک یوم القیامہ کو جبکہ خدا کا مامور، موعود اقوام عالم، کاسر صلیب، قاتل دجال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہو کر روحانی حشر و نشر برپا کردیگا۔ سوتی دنیا کو جگائے گا اور مردوں کو زندہ کریگا۔ اس کے ذریعے اسلام کا ڈوبتا ہوا سورج پھر سے طلوع کرے گا اور اس کی جلالی اور جمالی تجلیات سے مغربی ممالک کا ظلمت کدہ خطہ بھی مبدل بانوار مشرق ہو کر پھر سے مذہب کی طرف رجوع کرے گا۔

(تفسیر سورۃ القیامہ والدھر صفحہ ۸۔۹)

اب ان باتوں کے بعد یقیناً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب انقلاب آخر کیسے پیدا ہوگا سو اگلی آیات میں خدا تعالیٰ نے خود ہی اسکا جواب بھی دے دیا کہ فاذابرق البصر:۔ کہ اس وقت (ہم ایسا انتظام کریں گے کہ) (لوگوں کی) کی بصارتیں اور بصیرتیں بڑی تیز ہوجائیں گی یعنی ظاہری بینائی کی توانائی بڑھانے کے لئے ایسے ایسے آلات تیار ہوجائیں گے کہ انسان ہزاروں میل دور بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ سکے گا۔ کہ اس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی ہوگی۔ اور ایسے ذرائع پیدا ہوجائیں گے کہ ایک جگہ بیٹھے تمام دنیا میں پیغام پہنچنے کا انتظام ہوجائیگا۔ اور اس طرح بصارتیں تیز ہونے کے نتیجہ میں جو لوگ فائدہ اٹھائیں گے ان کی بصیرتیں بھی بڑی تیز ہوجائیں گی کیا یہ واضح طور پر سٹیلائیٹ ٹی وی کے متعلق اخبار نہیں ہیں اور اس پیشگوئی کی تصدیق اور وضاحت احادیث آثار و اخبار اور اقوال بزرگان امت سے منقول امام مہدی کے زمانہ کے متعلق پیشگوئی سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں .... پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور سے اس طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے۔

(منتخب الاثر صفحہ ۴۲۲)

حضرت امام حسینؓ نے فرمایا:۔

منادی آسمان سے مہدی کے نام کی ندا کریگا جو مشرق و مغرب میں سنی جائیگی .... اس پر خدا کی رحمت ہو جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے۔

(کشف الغطاء صفحہ ۱۳۴)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

جب ہمارے قائم یعنی مہدی قیام کریں گے۔ خداوند ہمارے شیعوں کی آنکھوں اور کانوں کو اس قدر قدرت عطا کردے گا کہ ان کے اور قائم کے درمیان کوئی قاصد نہ ہوگا۔ قائم یعنی مہدی یا امام ان لوگوں سے باتیں کرینگے اور وہ ان کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے۔ حالانکہ وہ اپنے مکان میں ہونگے۔

(انقلاب مہدی صفحہ ۲۷۴)

امام قائم کے زمانہ میں مومن مشرق میں بیٹھے بیٹھے اپنے

باقی صفحہ ۲ پر